Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۲۶ صفر ۱۴۱۱ ھ ۔ ۲۶ ظہور ۱۳۶۹ ہش ۔ ۲۶ اگست ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۴۴

اعلیٰ اخلاق کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے بہت اہم کام یہ ہے کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کریں تاکہ آپ کی ذات دنیا بھر کے لئے مجسم نمونہ بن جائے ۔ آج دنیا کو جب بھی دین کی بات بتائی جاتی ہے تو وہ سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں کیا دیں گے ۔

(ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید
اگست ۱۹۹۰ء صا)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا ۔ یہ خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالےٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے ۔ اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے ۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالےٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے ۔ جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے ۔ یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے ۔ لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے ۔ اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے ۔ یہ اللہ تعالےٰ کا قاعدہ اور سنت نہیں ۔ اس طریق پر جو شخص اللہ تعالےٰ کو آزماتا ہے ۔ وہ خدا تعالےٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ ۱۵۴-۱۵۵)

"افسوس ہے کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں کہ دوسرے پہلو کی طرف اُن کو بالکل کوئی توجہ نہیں ۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جُھک جاتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جس قدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے ۔ اتنا ذکر اور کسی اَمر کا نہیں کیا ۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے ۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا اور کہا کہ جب تک الیاس آسمان سے نہ آئے ہم تم کو نہیں مان سکتے ۔ انہیں چاہیئے تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اَڑتے ۔ ایسا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا ۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے ۔ تائیداتِ الٰہی ، نصرتِ حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پروا نہ کی ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے ۔ اگر خدا تعالےٰ چاہتا تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھ دیتا کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا ۔ مگر خدا تعالےٰ نے ایسا نہیں کیا ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ ۱۹۰-۱۹۱)

اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کا متولّی ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالثؒ) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی حفاظت اور ترقی اور ربوبیت کی ذمہ داری لیا کرتا ہے ۔ جن کی نیتوں میں کوئی فتور نہ ہو اور جن کے اعمال میں کوئی فساد نہ ہو ۔ جو صالح ہوں اور ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فسادوں سے بچنے والے ہوں اللہ تعالیٰ ان کا متولی ہو جاتا ہے ۔ ان کی ذمہ داری لے لیتا ہے ۔ وہ دنیا کو کہتا ہے کہ تم ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کر لینے کے باوجود کامیاب نہیں ہو گے ۔ اس لئے کہ میرے یہ بندے میری پناہ میں آ گئے ہیں ۔ انہوں نے اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کی ۔ انہوں نے اپنے نفوس کی اصلاح کی ۔ انہوں نے ہر قسم کے فساد سے خود کو بچایا یہ میری نگاہ میں صالح بن گئے ۔ اور میں ان کا ذمہ دار ہوں ۔ میں ان کی حفاظت

باقی صـ ۳ پر

خاکسار کی اہلیہ کی بائیں ٹانگ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ۔ یہ واقعہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۰ء کو پیش آیا تھا ۔ ۲ ماہ کے لئے پلستر لگایا گیا ہے ۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں ۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے بچائے ۔

شیخ مبارک احمد
نائب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید

مکرم خواجہ جلال الدین صاحب مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء کو فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال فرما گئے ۔ ان کی عمر ۶۹ سال تھی ۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی ۔ موصوف کو نظارت امور عامہ ، نظارت تعلیم اور نظارت اصلاح و ارشاد میں کام کرنے کے مواقع میسر آئے ۔ ایک عرصہ تک بیت النصرت ربوہ میں امامت کے فرائض بھی ادا کرتے رہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے

مکرم سلطان احمد صاحب شاہد واقفِ زندگی کی بھاوجہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم عنایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ محمود آباد سندھ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۰ء کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد ۵۴ سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں ۔ موصوفہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں ۔ ان کا جنازہ بذریعہ سپر ایکسپریس ۲ ، اگست ۱۹۹۰ء کو ربوہ لایا گیا ۔ بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے نمازِ جنازہ پڑھائی ۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی ۔ موصوفہ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم نعمت اللہ صاحب جاوید اس وقت ناروے میں بطور مربی کام کر رہے ہیں ۔ احبابِ جماعت سے موصوفہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ ظہور ۱۳۶۹ ہش ـــ ۲۶، اگست ۱۹۹۰ء

وقف نو کی ایک خاص برکت

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ لندن ۱۹۹۰ء میں اپنے خطاب میں احباب جماعت کو یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ تحریک وقف نو کے تحت واقفِ زندگی بچوں کی تعداد پانچ ہزار ہو چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا بے انتہا احسان اور شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے واقف نو بچوں کی تعداد ۵،ہزار تک پہنچانے کے لئے احمدی احباب کے دلوں پر فرشتوں کے ذریعے تحریک کی اور احباب کرام کو اس زبردست انقلابی تحریک میں اپنی اولاد وقف کرنے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

ہزاروں ایسے احمدی مرد و زن اپنے پیارے امام کے بے انتہا شکر گذار ہیں کہ انہوں نے ایسی زبردست تحریک کا اعلان کر کے ان احمدی مرد و زن کو قربانی کے ایک تاریخی دور میں اپنا حصہ ڈالنے کا موقعہ عطا فرمایا۔

ذرا غور کیا جائے کہ ایک ماں باپ اگر یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کا بچہ واقفِ زندگی ہو تو بچے کی پیدائش سے اس کے جوان ہونے تک وہ ہزار بار وسوسوں اور پریشانی کا شکار رہتے ہیں کہ بچے کو وقف کریں یا نہ کریں۔ دل کبھی مانتا ہے کبھی شیطان ورغلاتا ہے۔ کبھی اندیشے گھیرتے ہیں۔ کبھی دُعا میں کوتاہی ہوتی ہے کبھی کوئی اور سبب دل کو امید اور ناامیدی کے سمندر میں ہچکولے دیتا رہتا ہے۔

جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس زبردست الہٰی تحریک کے ذریعے احمدی مرد و زن کو اس پریشانی کا شکار ہونے سے بچا لیا اور فیصلہ کا وہ مرحلہ جو بچے کی پیدائش سے لے کر پندرہ سال تک جاری رہتا ہے، آن واحد میں حل کر کے رکھ دیا۔ احمدی مرد و زن دیوانہ وار لبیک لبیک کی صدائیں دیتے لپکے اور اپنے پانچ ہزار جگر گوشے امام جماعت کے مقدس قدموں میں لاکر رکھ دیئے۔

ہزاروں ہزار احمدی اپنے آقا کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اس تحریک کے ذریعے ان کی اولادوں کے مستقبل محفوظ کرا دیئے۔

اب یہ ان ماں باپ کا کام ہے کہ اپنے دن کی پانچ وقتہ نمازوں میں ایک بھی نماز ایسی نہ جانے دیں جس میں وہ اپنے واقف بچے کی کامیابی، نیکی، دینداری اور بہترین واقف زندگی بننے کیلئے دردمندانہ دعائیں نہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالےٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق دے۔

کون یہ کون دبے پاؤں چلا آیا ہے
یہ کرم کس نے مرے حال پہ فرمایا ہے
راحتیں اور بھی ہیں مجھ کو میسّر لیکن
اس ملاقات سے کچھ اور ہی لطف آیا ہے

ابو الاقبال

جوشِ بہاراں

بستی بستی شور مچاؤ گلی گلی تحقیر کرو
اس سے میرے عشق کی جتنی باتیں ہیں تشہیر کرو

میرے شوق کے افسانے کو میرے قلب کی حسرت کو
میرے ہی آنکھوں کے رِستے پانی سے تحریر کرو

وہ صورت جو چاند کی پوری منزل سے بھی روشن ہے[1]
اس صورت کو میری آنکھ کی پُتلی میں تصویر کرو

ہم دیوانوں کی خوابیں اے کاش کہ تم ان خوابوں کو
سمجھو بھی تو ٹھیک ہی سمجھو۔ دار و رسن تعبیر کرو

کوئی بات کرو تم بھی تو دل کو ٹھیس لگانے کی
کوئی تو تم بھی ہم ایسے دیوانوں کی توقیر کرو

نامِ خدا پر قید لگی ہے عشق نبی میں رُسوائی
یارو یہ دن پھر کب ہوں گے۔ کوئی تو تقصیر کرو

جوشِ جنوں اور جوشِ بہاراں یوں باہم کب ملتے ہیں
ہاتھ میں ڈالو آہنی کنگن قدموں میں زنجیر کرو

صاحبزادہ مرزا حنیف احمد

[1] مجدّد صدی چہاردہم

مظلوم کی دعا سے ڈرو۔ کیونکہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

(اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقین عمل

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے) نے قادیان محلہ دارالفضل میں ۲۹ جون ۱۹۲۳ء کو بعد نماز مغرب جو تقریر فرمائی اس کا ایک حصہ۔ فرمایا:

میرا تو دل چاہتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ روپیہ دے تو گھوڑے رکھے جائیں۔ اور ان پر بچوں کو سواری سکھائی جائے اور وہ پورے پورے سوار ہوں۔ لیکن جب تک اتنا مال نہیں ملتا بچوں کو دوسری کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہیئے۔ کیونکہ اچھے کھلاڑی کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بچے بچپن میں ان باتوں میں پڑتے ہیں جو بڑوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ بڑے ہو کر بالکل نکمے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو اب وکالت کرتا ہے اور سلسلہ سے اسکو کوئی تعلق نہیں رہا طالب علمی کی حالت میں بڑی لمبی لمبی نمازیں پڑھتا اور نمازوں میں اتنا روتا کہ چیخیں نکل جاتیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب (ــــ) کہتے میرا دل چاہتا کہ اسے (بیت) سے اٹھا کر نیچے پھینک دوں۔ یہ کیوں روتا ہے اس نے کون سے گناہ کئے ہیں۔ اسی طرح میاں عبدالسلام قدرت ثانی کے پہلے مظہر کے لڑکے جب دعا ہونے لگتے تو رونے لگ جاتے۔ حضرت مولوی صاحب روکتے اور فرماتے یہ اعصابی کمزوری ہے۔ بڑا آدمی تو سمجھتا ہے کہ میری عمر کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ مجھ سے کئی کوتاہیاں ہوئی ہیں خدا معاف کر دے اس لئے روتا ہے۔ بچہ اگر اس رنگ میں روتا ہے کہ میری اگلی عمر اچھی اور اعلیٰ ہو تو یہ جائز ہے۔ اور اگر اس لئے روتا ہے کہ اس کے گناہ بخشے جائیں تو وہ نقال ہے۔ اس نے گناہ ہی کب کئے ہیں کہ بخشواتا ہے۔ ہاں اگر اسکی یہ خواہش اور امنگ ہے کہ دین کا خادم بنوں اور اس پر اسے رونا آتا ہے تو جائز ہے۔ پس بچوں کے لئے کھیلنا کودنا بہت ضروری ہے۔ ہاں کھیل میں اخلاق سکھانا چاہیئے۔ مثلاً یہی کہ کہا جائے کہ اگر کوئی گالی دے تو اسکو گالی نہ دی جائے اور پھر گروپ کے لڑکوں کے متعلق رپورٹ منگوائی جائے کہ کون سے لڑکے ہیں جنہوں نے گالی کا جواب گالی سے دیا۔ اگر کوئی ہو تو اس سے توبہ کرائی جائے اسی طرح یہ کہ ہر ایک غریب اور مسکین کو مدد دیں۔ اور اس قسم کے واقعات آکر سنائیں کہ اس طرح کی لڑکے کو مدد کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ مگر اس نے مدد نہیں کی۔ مثلاً کوئی چھوٹا بچہ ہے۔ ادھر گائے آ گئی ہے۔ لڑکا پاس کھڑا تھا۔ اسے چاہیئے تھا کہ چھوٹے بچے کو پرے ہٹا لیتا۔ مگر اس نے نہ ہٹایا تو اس کی بازپرس کی جائے یا مثلاً کوئی برقعہ پوش عورت تھی۔ جس پر جانور حملہ کرنے لگا تھا اور لڑکا پاس کھڑا تھا مگر اسے بچانے کی کوشش کرنے کی بجائے ہنس رہا تھا۔ تو اس کو بھی تنبیہ کی جائے ایسے واقعات پر سرزنش کی جائے اور آئندہ کے لئے عہد لیا جائے کہ ایسا نہ کریں گے۔ اس طرح عملی طریق سے بچے اخلاق سیکھ سکتے ہیں۔ ان کی مثال طوطے کی سی ہوتی ہے جو کہتا ہے میاں مٹھو چوری کھائی ہے۔ مگر نہ یہ جانتا ہے کہ میاں مٹھو کیا ہے اور نہ اسے یہ خبر ہوتی ہے کہ چوری کیا ہے۔

(حضرت نوح کی مثال بیان فرماتا ہے کہ وہ بھی اپنے زمانہ میں کلام کا رستہ دکھانے کے لئے آئے تھے اور انہوں نے بھی یہی تعلیم دی تھی کہ خدا ایک ہے دو نہیں ہیں۔ لیکن ان کی قوم نے انکار کیا اور محض اس لئے انکار کیا کہ وہ ایک انسان ہے اس سے زیادہ اسکی کوئی حیثیت نہیں (لیکن پہلوں نے تو اس لئے نبیوں کا انکار کیا کہ کیوں ایک انسان ان میں نازل ہوا اور مسیح کے بعد لوگوں نے اس لئے ایک نبی کا انکار کیا کہ خدا کا بیٹا ان میں آ چکا ہے اس لئے کسی انسان کی ضرورت نہیں ہے۔ حالانکہ ماننے کے قابل وہی بات ہے جو خدا کی طرف سے آئے خواہ وہ خدا کے لقب سے یا خدا کے بیٹے کے لقب سے آئے یا نبی کے لقب سے آئے۔ بھیڑیں تو اپنے گڈریے کی آواز کو پہچانتی ہیں خواہ وہ گڈریا مشرق سے بولے یا مغرب سے بولے شمال سے بولے یا جنوب سے بولے ہمارا گڈریا ہمارا خدا ہے۔ وہ جس وجود میں بھی ہم کو آواز دے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو سنیں)

فرماتا ہے مخالف کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ہمارے اندر ملائکہ نازل کر دیتا یعنی ہم انسان کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ انسان سے اوپر کوئی اور وجود ہونا چاہیئے۔ (اگر مسیحیوں کا دعویٰ سچا ہے تو پھر ان لوگوں کا اعتراض کیوں جھوٹا ہے) ہم نے تو اس قسم کا دعویٰ اپنے پہلوں سے کبھی سنا نہیں تھا۔ (مسیح سے پہلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس قسم کا دعویٰ پہلے کبھی نہیں سنا کہ کوئی انسان دوسرے انسان سے بڑا بننا چاہے۔ اور مسیح کے وقت لوگوں نے کہا کہ ہم نے کسی انسان سے نہیں سنا کہ وہ خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں نے کہا کہ ہم نے کسی سے نہیں سنا کہ بنی اسرائیل سے باہر بھی کوئی نبی آسکتا ہے۔ افسوس ہمیشہ ہی انسان عذر لنگ تلاش کرتا رہا۔ اس نے کبھی بھی خدا کی آواز پر لبیک کہنے کی کوشش نہیں کی۔

اس شخص کو تو کوئی جنون معلوم ہوتا ہے۔ کچھ دن ٹھہرو نتیجہ نکل آئے گا۔ تب نوح نے اپنے خدا سے مدد مانگی اور خدا نے اسے کہا کہ تو ہمارے حکم اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی تیار کر۔ (یعنی ایک کامل تعلیم جو اس زمانے کے لوگوں کے لئے نجات کا موجب ہو) پھر جب مخالفت بڑھتی جائے اور عذاب کا وقت آ جائے تو ہر قسم کے لوگوں کو اس کشتی کے ذریعہ سے تو پناہ دے اور اپنے اہل کو بھی اسکے ذریعے سے بچا سوائے اسکے جس کے لئے خدا کی طرف سے عذاب کا حکم ہو چکا ہو۔ جب تو اس کشتی میں سوار ہو جائے تو دعا کیجیو کہ خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے ہم کو ظالموں سے نجات دی۔ اب تو ہمیں اچھی جگہ پر اتار جہاں ان ظالموں کے ظلم سے ہم محفوظ رہیں۔ اگر لوگ غور کریں تو نوح کی زندگی میں ایک بڑا نشان ہے

پھر آپ نے فرمایا کہ کسی مذہب کے پیروؤں کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ اپنے مذہب کو دھوکہ اور فریب سے مانتے ہیں۔ بلکہ باوجود اس کے کہ پہلے مذاہب بگڑ چکے ہیں۔ ان کے ماننے والوں میں سے اکثر انہیں دل سے سچا سمجھ کر ہی مانتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہودیوں کے متعلق آتا ہے کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر ان کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال بھی امانت رکھوا دیا جائے تو وہ اس میں خیانت نہیں کریں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں میں ایسے لوگ موجود تھے جو اپنے مذہب کو سچا سمجھ کر مانتے تھے۔ اسی طرح عیسائیوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ ان میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کا ذکر سن کر رونے لگ جاتے ہیں۔ اور خشیت سے ان کے دل بھر جاتے ہیں۔ کیا ایسے لوگ اپنے مذہب کو فریب سے ماننے والے ہو سکتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دے کر ( ) بتایا ہے کہ انہیں دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے احساسات کا ہمیشہ احترام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خواہ وہ جھوٹے مذاہب کے پیرو ہوں۔ مگر بہرحال وہ انہیں سچا سمجھ کر ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے لئے جو قوانین مقرر کئے گئے ہیں وہ بھی درحقیقت قشر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ چنانچہ یہ جو کہا گیا ہے کہ خدام الاحمدیہ روزانہ کچھ وقت ہاتھ سے کام کیا کریں۔ سڑکوں کو درست کیا کریں۔ گڑھوں کو پر کیا کریں اور اسی طرح خدمت خلق کے اور کام سرانجام دیا کریں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کے اندر بنی نوع انسان عام کی ہمدردی کا سچا جذبہ پیدا ہو اور جب لوگوں پر کوئی مصیبت کا وقت آئے تو وہ اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔ اور کسی قسم کا کام کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ لیکن اگر ان کاموں کے نتیجے میں ان کے دلوں میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کا کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اگر وہ اپنے سیکرٹری یا کسی اور افسر کے بلانے پر ہاتھ سے کام کرنے کے لئے تو تیار ہو جاتے ہیں لیکن جب ان کا ہمسایہ کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ اس کو دور کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ چھلکے کو پکڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔ حقیقت کو اخذ کرنے کی انہوں نے کوشش نہیں کی۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کروں گا۔ جب ان کو مدد کی ضرورت ہو گی میں ان کی مدد کے لئے آؤں گا۔ جب ان کو ڈھال کی ضرورت ہو گی میں ان کی ڈھال بنوں گا۔ جب ان پر دشمن کا وار ہو گا میری قدرت اس وار کو روکے گی اور ان کو تباہ اور ناکام نہیں ہونے دے گی۔ ہاں صالح کی آزمائش کے لئے یا اس اظہار کے لئے کہ یہ قوم واقعہ میں صالحین کی قوم ہے۔ میں انہیں آزماؤں گا ضرور۔ انفرادی طور پر میں ان سے قربانیاں بھی لوں گا۔ ان کے اموال بھی لوٹے جائیں گے ان کے گھر بھی تباہ کئے جائیں گے۔ ان کی جانیں بھی لی جائیں گی۔ اور میری طرف منسوب ہونے والے اور میری گود میں بیٹھ کر اس کی لذت کا احساس رکھنے والے یہ افراد بڑی بشاشت سے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے تا ان کی قربانیاں اس حقیقت اور صداقت پر مہر بن جائیں کہ ان کے دوسرے بھائی بھی جو اس قسم کا دعویٰ کرتے ہیں اپنے دعویٰ میں سچے ہیں“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ فروری ۱۹۶۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

روس - امریکہ اور کابل

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر جویئر پیریز ڈیکوئیار کے نمائندہ برائے کابل مسٹر بینون سیبان (BENON SEBAN) نے اسلام آباد اور کابل میں افغانستان کے قضیے کے فیصلے کے سلسلے میں گفت وشنید کے بعد سیکرٹری جنرل کو رپورٹ پیش کی ہے۔ مسٹر سیبان نے نیویارک پہنچ کر سیکرٹری جنرل کو بتایا کہ ڈاکٹر نجیب اللہ اور ان کے وزیر خارجہ عبدالوکیل کے ساتھ ان کی کیا گفتگو ہوئی ہے اور اسی طرح انہوں نے صدر غلام اسحٰق خان اور وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان سے گفتگو کا بھی تفصیلی تذکرہ کیا۔ جب وہ کابل اور پاکستان میں گفت وشنید کے مرحلے سے گذر رہے تھے تو انہوں نے افغان مجاہدین کے رہنماؤں سے اور خاص طور پر صبغت اللہ مجددی سے بھی گفتگو کی۔ گذشتہ ایام میں امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے کہا کہ امریکہ اور روس کے خیالات میں اب بہت تھوڑا اختلاف رہ گیا ہے۔ بہت حد تک دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ افغانستان میں کس طرح امن بحال کیا جاسکتا ہے۔ یہ دونوں سپر طاقتیں اقوام متحدہ کے اس معاہدے کی ضامن ہیں جو جنیوا میں فروری ۱۹۸۹ء میں قرار پایا تھا۔ اپنے ہاؤس فارن افیئرز کمیٹی واشنگٹن کو مسٹر بیکر نے بتایا کہ دونوں سپر طاقتوں کو جو چیز اسوقت افغانستان کے سلسلے میں الگ رکھ رہی ہے وہ یہ ہے کہ امریکہ اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ نجیب اللہ کو حکومت سے ہٹایا جائے اور عبوری دور میں ان کو اقتدار پر کسی صورت میں قائم نہیں کیا جانا چاہیئے۔ جب کہ سوویت یونین یہ چاہتا ہے کہ چونکہ ان کے خیال میں نجیب اللہ ایک حقیقت ہیں اس لئے ان کو اس معاملے سے دور نہیں رکھا جاسکتا۔

مسٹر جیمز بیکر کے ان خیالات کی بنیاد وہ گفت وشنید ہے جو انہوں نے ماسکو میں بش گورباچوف میٹنگ کے دوران مسٹر ایڈورڈ شیورڈنازے کے ساتھ کی اور اس کے بعد کیمپ ڈیوڈ میں بش گورباچوف میٹنگ کے دوران انہوں نے آپس میں گفتگو کی اور اسکے بعد وہ پھر اس معاملے پر ملے۔ اخباری نمائندوں نے امریکہ کے ایک شریک اجلاس (فرینک ڈیویٹی) کی زبانی بتایا ہے کہ جو گفتگو اس چوٹی کانفرنس میں دونوں لیڈروں کے درمیان ہوئی۔ اگرچہ اس سے معاملہ حل تو نہیں ہوا لیکن یہ سب سے بہتر ملاقات کہی جاسکتی ہے۔ دیگر امریکہ کے دو سینئر افسروں نے بھی کہا کہ دونوں طرفین ایک دوسرے کے بہت زیادہ قریب آگئے ہیں۔ اور اب ایسا لگتا ہے کہ اس دس سالہ جھگڑے کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ گفتگو کے دوران جن باتوں پر خاص طور پر زور دیا گیا اور جو طرفین کو قابل قبول ثابت ہوئیں۔ وہ یہ تھیں کہ جہاں تک انتخابات کا تعلق ہے اگر یہ آزادانہ اور منصفانہ ہوں تو سیاسی جھگڑے کا فیصلہ ہوسکتا ہے اس بات پر بھی اتفاق رائے ہوگیا۔ کہ کوئی ایسی صورت ہونی چاہیئے کہ انتخابات کی مکمل طور پر نگرانی کی جاسکے۔ اس کے علاوہ اس بات پر بھی اتفاق ہوگیا کہ اقوام متحدہ کے نمائندے یا اسلامک کانفرنس کے نمائندے اگر چاہیں تو عبوری دور میں نگرانی کرسکتے ہیں امریکہ کا خیال ہے کہ جہاں تک منصفانہ انتخابات کا تعلق ہے وہ ایک غیر وابستہ پارٹی ہی کرا سکتی ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ انتخابات نجیب اللہ کے اقتدار میں ہرگز نہیں ہونے چاہیئں۔ اس کے بالمقابل ماسکو اس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ چونکہ نجیب اللہ ایک حقیقت ہیں اس لئے ان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

دلائی لامہ

دلائی لامہ ایک لمبے عرصے سے اپنے ملک سے باہر زندگی گزار رہے ہیں۔ انکے پیروکار ۶۰ لاکھ کے قریب ہیں اور انہوں نے اس سارے عرصے میں نہایت تحمل کے ساتھ اس بات کا انتظار کیا ہے کہ چین کے ساتھ ان کے تعلقات بہتر ہو جائیں اور وہ واپس اپنے ملک چلے جائیں۔ لیکن ایسا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ گذشتہ دنوں وہ پوپ جان پال دوئم سے روم میں ملے اس ملاقات کے بعد جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا پوپ جان پال دوئم نے آپ کے مقاصد سے ہم آہنگی کا اظہار کیا اور آپ کے ملک میں مذہبی آزادی کے مطالبے میں آپ کا ساتھ دیا یا اس پر پریشانی کا اظہار کیا تو دلائی لامہ نے بتایا کہ ہم دونوں کی آپس میں گفتگو کا محور معاشرے میں مذہبی اقدار تھا۔ خاص طور پر ایسے معاشرے میں جہاں دنیاداری بڑھ رہی ہو کیونکہ وہ بھی ایک ایسے ملک سے تعلق رکھتے ہیں جہاں مذہب کو آزادی حاصل نہیں یعنی پولینڈ اور جہاں بہت حد تک مذہب کے بارے میں سخت خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے اور متشددانہ رویہ برتا جاتا ہے۔ اس لئے میرے اور ان کے خیالات میں خاصی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

ان سے پوچھا گیا کہ جب سے چین نے مارشل لاء اٹھایا ہے صدر بش نے چین کے ساتھ پھر وہی رویہ اختیار کر لیا ہے جو دوست ملکوں کے ساتھ تجارت کے سلسلے میں ان کا رویہ ہوتا ہے۔ کیا آپ کے خیال میں یہ بات مناسب ہے۔ دلائی لامہ نے کہا کہ یہ بڑا الجھا ہوا سا سوال ہے اور میں صرف یہ کہوں گا کہ یہ امریکہ کا اپنا معاملہ ہے وہ جس طرح چاہے اسے نبٹائے۔ لیکن یہ بھی ضرور کہوں گا کہ اگر مسٹر بش کی انتظامیہ یہ سمجھتی ہے کہ بیجنگ یا تبت میں حالات اب مختلف ہیں اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ نارمل ہو گئے ہیں تو یہ بات یقیناً درست نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیجنگ ہو یا لاسہ حالات ویسے کے ویسے ہی ہیں۔

جب تبت سے مارشل لاء کے اٹھائے جانے کی بات کی گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو صرف یونیفارم بدلنے والی بات ہے۔ فوجی یونیفارم کی بجائے پولیس کی یونیفارم پہن لی جائے یا یہ تردد بھی نہ کیا جائے اور صرف سفید کپڑے پہنے جائیں۔ لیکن اگر حالات ویسے کے ویسے ہی ہوں تو مارشل لاء کے اٹھائے جانے کا کوئی مطلب نہیں یہ صرف نمود و نمائش والی بات ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہاں حالات بہتر ہو گئے ہیں تو میں اسے بتانا چاہوں گا کہ یہ اس کی غلطی ہے اور لوگوں کو اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ سچائی کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور یہ بڑی افسوسناک بات ہے۔ دنیا کے مسائل کا حقیقی حل سچائی اختیار کرنے میں ہے۔

پھر ان سے پوچھا گیا کہ چینی حکومت تو تبت کے لوگوں کو دوسرے ممالک میں جانے کی اجازت نہیں دیتی۔ آپ کو وہاں کی خبریں کس طرح ملتی ہیں۔ دلائی لامہ نے بتایا کہ کئی لوگ وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حالات بے شک خراب ہیں اور لوگوں کو باہر جانے کی اجازت نہیں ہے لیکن پھر بھی لوگ فرار ہونے کا راستہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔

گذشتہ دنوں انہوں نے کہا کہ یہ بات ۱۸ مئی کی ہے دو سیاسی قیدیوں کو پھانسی دی گئی تھی۔ پھر مارشل لاء اٹھائے جانے کے تھوڑا ہی عرصہ قبل اپریل میں چینیوں نے منتز اور مونکز کو ان کی خانقاہوں سے نکال دیا تھا پھر انہوں نے تبتی نوجوانوں کو چینی فوج میں بھرتی کرنا شروع کر دیا اور پیکنگ میں تو یہ لازمی ہے کہ یونیورسٹی کے طالب علم فوجی تربیت حاصل کریں۔ گذشتہ دسمبر میں چین نے تبت میں مزید فوجی ملازم رکھنے شروع کر دیئے۔ حالانکہ پہلے ہی وہاں ۲ لاکھ چینی فوجی موجود ہیں اور کہا یہ جاتا ہے کہ تبت کا اقتدار تبتی لوگوں ہی کے پاس ہے۔ چینی حکومت مزید فوج تبت میں بھیجنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ جہاں تک چین کے ذریعے تبت میں برتھ کنٹرول کا تعلق ہے دلائی لامہ نے بتایا کہ کہنے کو تو چینی حکومت یہ کہتی ہے کہ جہاں آبادی پہلے ہی کم ہے وہاں اس پالیسی کو اختیار نہیں کیا جاتا یعنی (صرف ایک بچے کی پیدائش کی پالیسی کو) لیکن یہ صرف کھوکھلی باتیں ہیں جہاں تک برتھ کنٹرول کا تعلق ہے اس پر چین پوری طرح عمل کر رہا ہے۔ بلکہ تبت کے دیہاتی علاقوں میں جہاں اس پالیسی کو ان کے دعوے کے مطابق لاگو نہیں کرنا چاہیئے۔ وہاں پر چودہ چودہ پندرہ پندرہ سال کی لڑکیوں کے بھی آپریشن کئے گئے ہیں۔

دلائی لامہ واپس جائیں گے یا نہیں اس کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اپنے ملک سے باہر اپنی قوم کی بہتر خدمت کر سکتا ہوں اگر میں واپس چلا جاؤں تو یقیناً یا گھر میں نظر بند رہوں گا یا میں بالکل کٹھ پتلی کی طرح وہاں کام کروں گا اور یہ دونوں باتیں میرے لئے بطور انسان کے ناخوشگوار ہیں۔ میں آزادی کا طالب ہوں اور آزادی ہی کے ساتھ میں اپنی قوم کی بہتر خدمت کر سکتا ہوں۔ بیجنگ کے تیانمن چوک میں جس تحریک کا آغاز ہوا تھا اور جسے فوجی طاقت کے ساتھ کچل دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق دلائی لامہ کا خیال ہے کہ اسے جمہوریت کی تحریک کا آغاز بھی کہا جا سکتا ہے اور اس کا اختتام بھی کیونکہ ان دونوں باتوں کا امکان ہے یعنی اس بات کا بھی کہ یہ تحریک دوبارہ زندہ ہو اور سارے ملک پر چھا جائے اور اگر مزید سختی کا رویہ اختیار کیا گیا تو اس بات کا بھی امکان ہے کہ ایک لمبے عرصے کے لئے یہ تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دب جائے اور یوں معلوم ہو کہ ختم ہو گئی ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اجازت مل گئی

بھارت کی حکومت نے اس پابندی کو جو انٹرنیشنل ایمنسٹی پر ملک میں آ کر مختلف حصوں میں خاص طور پر پنجاب اور جموں کشمیر کو دیکھنے پر لگائی ہوئی تھی اٹھا لی ہے۔ اب ان لوگوں کو اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ بھارت آئیں اور پنجاب اور جموں اور کشمیر کی ریاستوں کا دورہ کریں۔ جہاں پر بھارتی سیکیورٹی فورسز فریڈم فائٹرز سے جنگ لڑ رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت نے یہ اعلان امریکی کانگریس کے پچاس اراکین کے ان خطوط کے جواب میں کیا ہے جو انہوں نے بھارت کے وزیر اعظم وشوا ناتھ پرتاپ سنگھ کو لکھے تھے۔ ان خطوط میں انہوں نے وی۔ پی۔ سنگھ کو تلقین کی تھی کہ وہ انسانی حقوق کی ایسی تنظیموں کو جو تمام دنیا میں کام کر رہی ہیں اجازت دے کہ وہ جموں اور کشمیر کا دورہ کر سکیں۔ ان خطوط کے پیشِ نظر بھارت کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ایمنسٹی انٹرنیشنل کے اراکین کو بھارت آنے کی اجازت دے دی جائے۔ ان پر جو پابندی لگائی گئی تھی وہ آج سے ۶ ماہ قبل لگی تھی۔ جب جموں اور کشمیر میں مزاحمتی مظاہرے شروع ہوئے تھے۔ جہاں تک بھارت میں انسانی حقوق اور شہری آزادی کی تنظیموں کا تعلق ہے انہوں نے بھارت کو ہدف تنقید بنایا ہے اور کہا ہے کہ جموں اور کشمیر میں بھارتی فوجیں بہت زیادتی کر رہی ہیں۔ سکھ تشدد پسند بھی بھارتی فوجوں کے خلاف ایسی ہی شکایت کرتے ہیں۔ پنجاب میں سکھ اس کوشش میں ہیں کہ وہ اس صوبے کو ایک الگ ملک کی حیثیت دے کر اسے خالصتان کہیں۔

تائیوان اور چین کا اتحاد

۱۹۴۹ء میں جب چین کی نیشنلسٹ حکومت کمیونسٹوں سے شکست کھا گئی تو وہ فرار کر کے تائیوان چلی گئی اور اس وقت سے لے کر اب تک یہ دونوں حکومتیں الگ الگ کام کر رہی ہیں۔ ایک تائیوان میں اور ایک چین میں۔ اب کچھ عرصے سے یہ خیال فروغ پا رہا ہے کہ تائیوان اور چین کو پھر متحد ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ اس سلسلے میں حال ہی میں ایک ایک میٹنگ منعقد کی گئی ہے جسمیں چین اور تائیوان کے نمائندے شامل تھے۔ تائیوان کے نمائندوں میں سے ایک نے کہا کہ امید ہے کہ یہ نمائندے گفت و شنید کے ذریعے کوشش کریں گے کہ تائیوان اور چین کے تعلقات پہلے سے زیادہ بہتر ہو جائیں اور ان انتظامات کے متعلق بھی غور کریں گے جن کے نتیجے میں دونوں ملک متحد ہو سکیں۔ اگرچہ اب تعلقات تو خاصے اچھے ہو چکے ہیں لیکن چونکہ دونوں حکومتیں الگ الگ کام کر رہی ہیں اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ سرکاری طور پر ان دونوں کو متحد کیا جائے۔ اس میٹنگ میں چین کے بیس نمائندوں اور تائیوان کے پندرہ نمائندوں نے شرکت کی۔ ایک نمائندے نے کہا کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہم اپنی گفت و شنید کے ایجنڈے میں شامل نہ کر سکیں لیکن یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ فی الحال اس گفتگو کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یعنی اگرچہ ہے تو دونوں ملکوں کے متحد کرنے کی بات گو اس کا اثر نتیجتہً سیاست پر ہی پڑے گا لیکن فی الحال یہ ایک علمی سی بات ہے جسکو ہم زیرِ بحث لا کر کسی نتیجے پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تائیوان کے ایک معروف و مشہور لکھاری چین پنگ چین کو چین میں داخل ہونے کا ویزا نہیں دیا گیا۔

پہلا پاکستانی موسمی سیارہ

پاکستان کا تیار کردہ پہلا موسمی سیارہ بدر اوّل چین کی مدد سے بیجنگ سے دو ہزار کلو میٹر جنوب کی طرف چھوڑا گیا۔ یہ تجرباتی موسمی سیٹلائٹ کلیتہً سپارکو نے تیار کیا ہے اور فضا میں چھوڑے جانے کے بعد اسے لاہور اور کراچی کی فضا میں دیکھا گیا ہے۔ جس راکٹ پر یہ چھوڑا گیا ہے وہ لانگ مارچ ۲ ای ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اس کے ذریعے موسمی معلومات کو خاصا فروغ حاصل ہو گا۔

اس کا وزن ۵۰ کلوگرام ہے اور ۹۸ منٹ میں یہ زمین کا ایک چکر لگائے گا۔ زیادہ سے زیادہ فاصلہ ۹۹۲ کلو میٹر ہو گا اور کم سے کم ۲۸۰ کلو میٹر اور استوا سے اس کا جھکاؤ ۵ ۲۸ء درجے ہو گا۔

جولائی چھ سے گیارہ تک پاکستان کا ایک اونچے لیول کا وفد وہاں موجود تھا تاکہ وہ اس سیارے کے چھوڑے جانے کا مشاہدہ کر سکیں۔ بدر اوّل کے پراجیکٹ کے جو اغراض و مقاصد بتائے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) اس بات کا تجربہ کرنا کہ مقامی طور پر بنایا ہوا سیٹلائٹ ...... سسٹم خلا کے ماحول میں کس طرح اور کتنی کامیابی کے ساتھ کام کرتا ہے۔

(۲) اس بات کا تجربہ کرنا کہ REAL TIME کے اعداد و شمار جو مواصلات سے تعلق رکھتے ہیں، جن کا رابطہ دو گراؤنڈ سٹیشن سے ہے، کیسا ہے۔

(۳) پیغامات کا اکٹھا کرنا اور ان کا آگے پہنچانا کس حد تک کامیاب ہے۔

(۴) ملک کے تعلیمی اور سائنسی اداروں کو سٹیلائٹ کے متعلق معلومات فراہم کرنا۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی جو بھی طور پر اس میں دلچسپی لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اس کے سفر کے متعلق معلومات جمع کریں بدر اول بحرالکاہل کے فلپائن اور تائیوان کے درمیانی علاقے میں پاکستان سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق دس بجکر چالیس منٹ پر خلا میں چھوڑا گیا تھا۔ سپارکو نے اسے زمین کے گرد چکر لگاتے ہوئے لاہور اور کراچی کے سٹیشنوں سے پہلی دفعہ سات بج کر پندرہ منٹ پر دیکھا۔ جبکہ یہ دونوں سٹیشن اس کے سفر کا مطالعہ کر رہے تھے اور اس طرح انہوں نے آٹھ منٹ تک اسے دیکھا۔ اس کے بعد پھر یہ آٹھ بج کر اٹھاون منٹ پر نظر آیا۔ یہ بات دیکھتے ہوئے کہ بدر اوّل کا تجربہ کامیاب ہے بلکہ انتہائی کامیاب ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ سپارکو کے سائنسدانوں کے لئے اب مزید آگے بڑھنے کے مواقع پیدا ہو گئے ہیں اب وہ سٹیلائٹ کی کارکردگی کو سٹیلائٹ ہی کے ذریعے معلوم کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر صدر غلام اسحاق خان نے کہا کہ پاکستان کی طرف سے پہلا سٹیلائٹ چھوڑا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ پاکستان اسلامی ممالک میں سے پہلا ایسا ملک ہے جس نے قیام امن کے لئے خلا کو استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ اب کہا جاتا ہے کہ پاکستان مقامی طور پر ایک سائنسی زمینی طیارہ بنا سکتا ہے جس کا استعمال ساری قوم کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ اس کامیاب تجربے سے ہماری امیدیں بڑھ گئی ہیں۔ اور ہمارے سائنسدانوں نے ہمارے اعتماد میں اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح انجنیئرنگ اور تکنیکی کام کرنے والوں میں بھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تمام اصحاب نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے علم اور سمجھ کو استعمال کر کے قوم کی ترقی کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ سارا کام جو سرانجام دیا گیا ہے سپارکو کے ساتھ کام کرنے والے ایک چھوٹے سے گروپ نے کیا ہے۔ ہم انہیں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ یہ لوگ اس بات کے مستحق ہیں کہ ہر طرح ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

ہم چین کو بھی داد و تحسین کے جذبات پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے سپارکو کو امداد پیش کی اور یہ سیٹلائٹ لانچ ہو سکا۔ امداد کی یہ ایک شاندار مثال ہے اور اس سٹیلائٹ کا چھوڑا جانا بھی چین کے لئے باعث فخر ہے۔ یہ پہلا سیٹلائٹ ہمارے لئے فرحت اور مسرت کا باعث ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ہمارے پاس اہلیت کی کوئی کمی نہیں۔ ہمارے سائنسدان اور تکنیکی اصحاب قوم کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

ہم سپارکو کے علاوہ چین کی تعریف کرتے اور انہیں مبارکباد پیش کرتے اور اس امید کا اظہار کرتے ہیں کہ پاکستان کے سائنسدان اور انجنیئر اپنے کام کو جاری رکھیں گے اور پاکستان کی بہبود اور ترقی کے لئے بہت کچھ کر سکیں گے۔

فلپائن میں بندوقوں کی درآمد

فلپائن کی کانگریس کے ایک نہایت بااثر رکن جو امریکہ سے ۳۱۴ بندوقیں اپنے ساتھ فلپائن لائے تھے۔ انہیں عدالت نے غیر قانونی طور پر اسلحہ رکھنے کے جرم میں ۲۰ سال قید کی سزا سنائی ہے ان کا نام ہے (NICANOR DE GUZMAN) اور وہ صدر کورازون اکینو کی رولنگ اتحاد پارٹی کے پہلے معروف سیاستدان ہیں جن پر مقدمہ چلا اور جنہیں سزا دی گئی۔ اس سے پہلے صدر اکینو کی اس بات کے لئے مذمت کی جا رہی تھی کہ وہ بہت بڑے بڑے لوگوں پر ہاتھ ڈالنے سے کترا رہی ہیں اور ان کے جرائم کے باوجود انہیں برداشت کر رہی ہیں۔ اس فیصلے کے جج فرمن مارٹن (FERMIN MARTIN) جنہوں نے ملزم کے اس انکار کو ماننے سے انکار کر دیا کہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کے سامان میں بندوقیں ہیں۔ جج نے کہا کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ائیرپورٹ کے فوجی جنہوں نے ان کے خلاف گواہی دی۔ اگر یہ بات درست نہ ہوتی تو وہ اتنے مشہور اور معروف کانگریس کے رکن کے خلاف ایکشن نہ لیتے۔ فوجیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے ۹ بکسوں میں یہ بندوقیں رکھی ہوئی دیکھیں۔ اور عدالت میں یہ ریکارڈ موجود ہے کہ ڈے فرمن اور ایک تاجر پونسیانو ڈاٹو (PONCIANO DATU) گذشتہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

زبیر احمد بھٹی

محترم عبدالمجید صاحب بھٹی

میرے والد محترم عبدالمجید صاحب بھٹی جو ڈاکٹر عطا محمد صاحب آف دسوہا ضلع ہوشیارپور کے فرزند تھے بعارضہ جگر آغا خان ہسپتال کراچی بعدازاں لنگز ہسپتال لندن زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۳ مئی ۱۹۹۰ء بعمر ۵۷ سال وفات پا گئے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۴ مئی ۱۹۹۰ء بروز جمعہ نماز جنازہ پڑھائی۔

۵ مئی بروز ہفتہ جنازہ لندن سے کراچی پہنچنے پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔ اور احمدیہ قبرستان کراچی میں تدفین عمل میں آئی۔

والد صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے پرانے ممبران میں سے تھے۔ نہایت منکسر مزاج اور خاموش طبع تھے۔ نیکی اور خدمت کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہمیشہ مستعد رہے۔ اور نہایت احسن رنگ میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ امامت کے ساتھ گہری وابستگی اور امام وقت کی طرف سے مستقل مالی قربانی کے علاوہ جو بھی تحریک ہوتی بڑھ چڑھ کر خود بھی حصہ لیتے اور دوسروں کو بھی ہر آواز پہ لبیک کہنے کی تلقین کرتے رہتے۔ تحریک وقف عارضی میں شامل ہونے کی بھی سعادت پائی۔ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کا بھی خصوصیت سے اہتمام فرماتے۔ تلاوت قرآن کریم کا نہایت شوق و محبت سے اہتمام جاری رکھا۔

والد صاحب قاضی محمد حنیف صاحب قاضی فیملی آف امرتسر کے سب سے چھوٹے داماد تھے اور قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی سابق ناظر ضیافت کے برادر نسبتی تھے۔ آپ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ آخر وقت تک فعال زندگی گزاری مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ علمی ذوق کے مالک تھے یہی ذوق ساری اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کا موجب بنا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

یاد رفتگان

چوہدری احمد حسین باجوہ

محترم چوہدری ناصر احمد صاحب کاہلوں

برادرم چوہدری ناصر احمد کاہلوں کا تعلق چور منگلیاں چک ۱۱۷ متصل سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کا خاندان "ڈاکٹر گھرانہ" کی نسبت سے مشہور تھا۔ آپ کے والد صاحب کیپٹن ڈاکٹر غلام محمد احمدی کے نام سے مشہور تھے اور چچا جناب ڈاکٹر غلام قادر (ربوہ والے) کی نسبت سے پہچانے جاتے تھے۔ علاقہ سانگلہ ہل کی جانی پہچانی شخصیت خوب یاد ہے کہ پیارے مرکز قادیان میں ہندوستان کے دور دراز علاقہ جات سے احمدی بچے حصول تعلیم کے لئے حاضر ہوتے۔ بورڈنگ تحریک جدید میں رہائش ہوتی تھی ۱۹۳۰ء کی دہائی میں بھائی ناصر احمد بھی ادھر مقیم تھے جبکہ یہ خاکسار بھی ۱۹۳۷ء میں حصول تعلیم کے لئے قادیان پہنچا۔ چونکہ اپنا ننھیالی تعلق تھا۔ یوں اپنا ایک خاص خلوص و پیار بڑھا۔ ہم عرصہ تین سال تک اکٹھے بورڈنگ تحریک جدید میں مقیم رہے۔ مرکز کی برکت تھی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ مرکوز رکھی جاتی۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ تھے بڑے ہی بزرگ اور مشفق انداز میں تربیت پر توجہ دیتے۔ بچوں کی عام نگرانی اور تربیت کے لئے معلم بھی موجود۔ جب غالباً چوہدری عبدالواحد صاحب حال نائب ناظر اصلاح وارشاد نے نصیحت کے رنگ میں بتایا کہ بچو۔ آج کی یہ سختی اور نگرانی کل تمہارے خوب کام آئے گی جب بڑے ہو کر خود بچوں والے ہو گے۔ اور اس میں دی گئی ٹریننگ کی بدولت تم اپنے بچوں کی بہتر رنگ میں تربیت کر پاؤ گے۔ بے شک دینی رنگ میں تربیت کا یہ جذبہ نمایاں تر تھا۔ قیام پاکستان کے بعد مرکز ربوہ میں بھی بورڈنگ ہاؤس قائم رہا۔ بھائی ناصر احمد میٹرک کرنے کے بعد کالج میں داخل ہوئے مگر جنگ عظیم دوم کا دور تھا۔ انڈین ائیر فورس میں بھرتی ہو گئے۔ پھر جب پاکستان میں PIA کا ادارہ قائم ہوا۔ تو اولین ملازمین میں شامل ہوئے۔ شعبہ انجنیئرنگ سے تعلق رہا۔ کراچی شہر میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ سب بچے بہتر اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے بنے کہ والدین کی بہتر توجہ اور نگرانی کا پھل۔

خاکسار سے آخری ملاقات جلسہ سالانہ لندن میں ہوئی۔ پھر ان کے چھوٹے بھائی چوہدری منور احمد ناصر کے ہاں آکسفورڈ میں۔ دل کا عارضہ تھا بہت کمزور ہو چکے تھے۔ کیا پتہ تھا کہ ہماری وہ آخری ملاقات تھی۔ ۲۶ جنوری ۱۹۹۰ء بروز جمعہ کو دل فیل ہو گیا۔ اور مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ عمر قریباً ۶۵ سال تھی۔ موصی تھے۔ سوگوار عزیزان جنازہ امریکہ سے ربوہ لائے۔ یکم فروری ۹۰ء کو بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ کامیاب زندگی گزاری۔ شریف النفس تھے۔ کم گو اور ملنسار۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۵۵۲:۔ میں ناصر احمد شاہد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن F-13/2 مارٹن کوارٹرز کراچی نمبر ۵۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19/2/90 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد شاہد F-13/2 مارٹن کوارٹرز کراچی نمبر ۵۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد عارف طاہر مربی سلسلہ مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵۔

مسل نمبر ۲۷۵۵۳:۔ میں سید بشارت احمد ولد سید سخاوت احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/3/90 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ سید بشارت احمد ولد سید سخاوت شاہ 822/8 عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲۔ محمود احمد شاہد ولد چوہدری سعید احمد 9/878

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستگیر سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۷۵۵۴ :۔ میں سعید احمد ولد چوہدری عبدالمجید قوم آرائیں پیشہ معلم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سرمایہ کاروبار پچاس ہزار روپے -/۵۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ + -/۱۰۰۰ = دو ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار و معلم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سعید احمد ولد چوہدری عبدالمجید صاحب R-1175/9 دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمود احمد شاہد ولد چوہدری سعید احمد صاحب 878/9 دستگیر سوسائٹی کراچی

مسل نمبر ۲۷۵۵۵ :۔ میں محمد احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ½۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 797/9 دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب 797/9 دستگیر سوسائٹی کراچی نمبر ۳۸۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالرشید انور وصیت نمبر ۱۷۱۴۷۔

مسل نمبر ۲۷۵۵۶ :۔ میں نصیر احمد ولد سعید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) رہائشی پلاٹ برقبہ ۱۲۰ مربع گز سرجانی ٹاؤن کراچی مالیتی -/۱۸۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ سعید احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد۔

مسل نمبر ۲۷۵۵۷ :۔ میں قاسم محمد ناصر ولد ڈاکٹر غلام محمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ حافظ دیوان خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ قاسم محمد ناصر ولد ڈاکٹر غلام محمد صاحب محلہ حافظ دیوان خوشاب۔ گواہ شد نمبر۱۔ عاصم محمد طارق برادر موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ صادق محمد طاہر برادر موصی۔

مسل نمبر ۲۷۵۵۸ :۔ میں رانا عطاء اللہ ولد رانا اللہ دین صاحب قوم جھمٹ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوچہ احمدیہ خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ۶ مرلہ مالیتی ایک لاکھ ستر ہزار روپے (-/۱،۷۰،۰۰۰ روپے) (۲) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع ضلع خوشاب مالیتی -/۴۵،۰۰۰ روپے (۳) P-F جو جمع شدہ ہے -/۱۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا عطاء اللہ کوچہ احمدیہ خوشاب گواہ شد نمبر۱۔ رانا محمد احمد سعید پسر موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ رانا عبدالرحمٰن پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۷۵۵۹ :۔ میں فضل داد ولد غلام قادر قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر ۸۹ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن خانپور ضلع چکوال حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی بارانی زمین واقع خانپور (موروثی) ۲۷ کنال مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (۲) غیر مزروعہ شاملات واقع خانپور ۹۳ کنال ۱۱ مرلے مالیتی -/۳۰۰۰ روپے (۳) رہائشی مکان (اب ۳۱۲۹۲ روپے پر رہن ہے) -/۴۵،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ -/۴۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک فضل داد ۱۹/۱-۷ دار الفتوح ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ ملک بشارت احمد وصیت نمبر ۲۳۰۶۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ عزیز احمد پسر موصی۔

علم و معرفت میں اضافہ

علم و معرفت میں اضافہ اور ترقی کا ایک طریق یہ ہے کہ مجلس انصار اللہ کے تعلیمی پروگرام ــــ مطالعہ قرآن کریم وحدیث شریف اور مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ــــ میں عملاً حصہ لیا جائے۔ تمام انصار بھائی اپنے زعیم صاحب سے امتحانی نصاب معلوم کریں اور اس کے مطابق تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالےٰ سب انصار کو توفیق عطاء فرمائے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کے بارے

حضرت امام جماعت احمدیہ کا تازہ ارشاد

احمدی نوجوانوں کے لئے ماہنامہ خالد اور احمدی بچوں کے لئے ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ سے شائع کئے جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ

"یہ مرکزی رسالے ہیں۔ پاکستان سے باہر کے ممالک میں بھی جانے چاہئیں"

اس لئے احباب توجہ فرمائیں کیونکہ یہ دونوں رسائل احمدی نوجوانوں اور بچوں کی تربیت و تعلیم اور معلومات کے لئے نہایت مفید اور اہم ہیں۔ یہ مرکزی رسائل ہیں پاکستان میں اور دنیا بھر کے ممالک میں ان کی وسیع خریداری ہونی چاہیئے۔ جملہ مجالس خدام و اطفال کے علاوہ دیگر احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر گھر میں ان پرچوں کو لگوایا جائے۔

مہتمم اشاعت

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

بقیہ: ص۵ سے آگے

ستمبر میں کیلیے فورنیا سے لائے تھے۔ جج نے دونوں کو ۱۷ اور ۲۰ سال کے درمیان سزائیں سنائیں۔ ڈے فرمن آخیر تک یہی کہتے رہے کہ جو لوگ انہیں ان کی پوزیشن سے گرانا چاہتے تھے اور جو اکینو حکومت کو غیر مستحکم دیکھنے کے خواہاں ہیں انہوں نے ان کے خلاف یہ مقدمہ کھڑا کیا تھا۔ ہوائی اڈے کے حکام کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ ۹ بکس جن پر ڈے فرمن اور ڈالو کے نام لکھے ہوئے تھے اس وقت پہچانے جب وہ ایکسرے مشین میں سے گذارے جا رہے تھے۔ عدالت میں یہ ریکارڈ بھی موجود ہے کہ ڈے فرمن نے فوجیوں کو رشوت دینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا ڈے فرمن ابھی اس سزا کے خلاف اپیل کرنا چاہتے ہیں لیکن فی الحال انہیں ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز

سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس واقعے نے سارے ملک میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ اور ابلاغ عامہ نے کھل کر ان لوگوں کے خلاف لکھنا شروع کر دیا ہے جو دھونس دھاندلی سے قانون کی خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں۔

خوشخبری

ربوہ میں پہلا کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر

انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس

جلد افتتاح ہو رہا ہے

پتہ

ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی الف نزد یوٹیلیٹی سٹور۔ ربوہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکرم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائیٹرز

میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

فون: ۶۸۵۵۱۱

خبریں

ملکی خبریں

○ پشاور ہائی کورٹ نے اسمبلیاں توڑنے کے خلاف رٹ سماعت کیلئے منظور کر لی۔ پیپلز پارٹی کے وکیل افتخار گیلانی نے عدالت میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو عوام نے ووٹوں کے ذریعے پانچ سالوں کیلئے منتخب کیا تھا انہوں نے کہا کہ کسی کو نااہل قرار دینا صرف عدالتوں کا کام ہے اگر کوئی رکن اسمبلی نااہل یا بدعنوان تھا تو اسے عدالتوں میں لے جاکر نااہل قرار دیا جاتا انہوں نے اعلیٰ عدالتوں کے بعض مقدمات کے فیصلوں کا حوالہ دیا اور کہا کہ کسی ایک شخص کے گناہوں کی سزا پوری اسمبلی کو ہرگز نہیں دی جاسکتی۔

○ ایم کیو ایم کراچی اور حیدرآباد کی کسی نشست سے دستبردار نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر عمران فاروق نے آئی جے آئی اور سابق سی او پی کے راہنماؤں کو اپنی پارٹی کے موقف سے آگاہ کر دیا ہے۔ مہاجر قومی موومنٹ نے اکتوبر ۱۹۹۰ء کے انتخابات کے لئے سندھ میں قومی اور صوبائی اسمبلی کی نشستوں پر اسلامی جمہوری اتحاد یا سابقہ سی او پی سے کسی قسم کی سودے بازی سے انکار کر دیا ہے جن پر ۱۹۸۸ء کے انتخابات میں اس کے نامزد امیدوار کامیاب ہوئے تھے

○ ممتاز راٹھور نے ریڈیو آزاد کشمیر کو اپنی تحویل میں لینے کی دھمکی دے دی۔ کشمیر ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسمبلی توڑنے کے لئے آئین کے منافی قدم اٹھایا گیا تو بچہ بچہ میدان میں آجائے گا۔

○ آزادانہ و منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لئے عنقریب ایک آرڈیننس جاری کیا جارہا ہے۔ جس کی رو سے چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشن کے دوارکان کو کسی بے قاعدگی میں ملوث وفاقی یا صوبائی افسر کو معطل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

○ وفاقی حکومت نے یکم دسمبر ۱۹۸۸ء سے بعد جاری ہونے والے ممنوعہ بور کے تمام اسلحہ لائسنس منسوخ کر دیئے ہیں لیکن اس حکم سے پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلیوں کے سابق ارکان میونسپل کارپوریشنوں و ضلع کونسلوں کے چیئرمین اور سرکاری ملازمین مستثنیٰ ہونگے اس حکم سے متاثر ہونے والے تمام افراد اپنے ہتھیار اور ایمونیشن ۳۱ راگست ۱۹۹۰ء تک قریبی پولیس سٹیشنوں میں جمع کروائیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ عراقی فوج نے کچھ روز قبل تین پاکستانی باشندوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بی بی سی کے مطابق یہ افراد ایک کار میں کویت سے فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ کویت سے فرار ہو کر سعودی عرب پہنچنے والے پاکستانیوں نے بتایا ہے کہ عراقی فوجی پاکستانیوں پر حملے کر رہے ہیں۔

○ عراق نے کویت میں روسی سکڈ میزائل نصب کر دیئے۔ روسی میزائلوں کی مدد سے سعودی دارالحکومت تک کیمیاوی ہتھیار پھینکے جاسکیں گے خلیج میں جنگ چھڑ گئی تو عراق روسی ساخت کے سکڈ میزائل استعمال کرے گا۔

○ امریکہ کے ایک ہزار فوجی عرب امارات پہنچ گئے ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق انہیں اومان اور سعودی عرب کی سرحدوں کے نزدیک تعینات کر دیا گیا ہے۔

○ عراق کے کویت پر حملے کے تین ہفتے بعد ترقی پذیر ملکوں میں معاشی بحران کے ابتدائی اثرات نمایاں ہونے لگے ہیں۔

○ نیپال میں تیل کی قلت بڑھ رہی ہے۔ سری لنکا کی حکومت خلیجی ممالک کے بحران سے بہت پریشان ہے۔ کیونکہ ، زمبیا نے تیل کی قیمتوں میں پچاس فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ اسکی پیداوار کم اور کھپت زیادہ ہو رہی ہے۔ افرادی قوت برآمد کرنے والے ممالک فلپائن سے مصر تک بیروزگاری اور اس بیرونی زرمبادلہ کی کمی کی وجہ سے پریشان ہیں جو کہ عراق کویت اور دوسرے دولت مند تیل والے ممالک میں کام کرنیوالے کارکن انہیں بھیجتے تھے اور بنگلہ دیش کی حکومت نے ایندھن کی کھپت پر پابندیوں کا اعلان کر دیا ہے۔ اعلان کے مطابق پٹرول پمپ ہر جمعہ کو بند ہونگے اور تمام دوکانیں آٹھ بجے بند ہو جایا کریں گی۔